سورہ نمبر
(۲۹)

سُورَةُ الۡعَنۡکَبُوۡتِ

مع کنز الایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ عنکبوت مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا) اس میں ۶۹ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے

۱؎ سورۂ عنکبوت مکیہ ہے اس میں سات (۷) رکوع، انہتر (۶۹) آیتیں، نوسواسی (۹۸۰) کلمے، چار ہزار ایک سو پینسٹھ (۴۱۶۵) حروف ہیں۔

وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝٢ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اور ان کی آزمائش نہ ہوگی ف۱ اور بے شک ہم نے اُن سے اگلوں کو جانچا ف۲

فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِينَ ۝٣

تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا ف۳

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّاٰتِ أَنْ يَّسْبِقُونَا

یا یہ سمجھے ہوئے ہیں وہ جو برے کام کرتے ہیں ف۴ کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے ف۵

سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝٤ مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ اللّٰهِ فَإِنَّ

کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں جسے اللہ سے ملنے کی امید ہو ف۶ تو بے شک

أَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝٥ وَمَنْ جٰهَدَ

اللہ کی میعاد ضرور آنے والی ہے ف۷ اور وہی سنتا جانتا ہے ف۸ اور جو اللہ کی راہ میں کوشش کرے

فَإِنَّمَا يُجٰهِدُ لِنَفْسِهٖ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ۝٦

ف۹ تو اپنے ہی بھلے کو کوشش کرتا ہے ف۱۰ بیشک اللہ بے پرواہ ہے سارے جہان سے ف۱۱

وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ہم ضرور ان کی برائیاں

سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٧

اتار دیں گے ف۱۲ اور ضرور انہیں اس کام پر بدلہ دیں گے جو ان کے سب کاموں میں اچھا تھا ف۱۳

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسٰنَ بِوٰلِدَيْهِ حُسْنًا ۚ وَإِنْ جٰهَدٰكَ

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی ف۱۴ اور اگر وہ تجھ سے

لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو تو ان کا کہا نہ مان ف۱۵ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے

فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝٨ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا

تو میں بتادوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے ف۱۶ اور جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِينَ ۝٩ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

کام کیے ضرور ہم انہیں نیکوں میں شامل کریں گے ف۱۷ اور بعض آدمی کہتے ہیں ہم اللہ پر

منزل ۵

ف۱ شدائد و تکالیف اور انواع مصائب اور ذوقِ طاعات و ترکِ شہوات و بذلِ جان و مال سے کہ ان کی حقیقتِ ایمان خوب ظاہر ہو جائے اور مومن مخلص اور منافق میں امتیاز ظاہر ہو جائے **شانِ نزول** یہ آیت ان حضرات کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ میں تھے اور انہوں نے اسلام کا اقرار کیا تو اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ محض اقرار کافی نہیں جب تک کہ ہجرت نہ کرو ان صاحبوں نے ہجرت کی اور بقصد مدینہ روانہ ہوئے مشرکین اُن کے درپے ہوگئے اور ان سے قتال کیا بعض حضرات ان میں سے شہید ہوگئے بعض بچ آئے اُن کے حق میں یہ دو آیتیں نازل ہوئیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد ان لوگوں سے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور عمار بن یاسر وغیرہ ہیں جو مکہ مکرمہ میں ایمان لائے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمار کے حق میں نازل ہوئی جو خدا پرستی کی وجہ سے ستائے جاتے تھے اور کفار اُنہیں سخت ایذائیں پہنچاتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیتیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حضرت مہجع بن عبداللہ کے حق میں نازل ہوئیں جو بدر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی نسبت فرمایا کہ مہجع سید الشہداء ہیں اور اس امت میں باب جنت کی طرف پہلے وہ پکارے جائیں گے ان کے والدین اور ان کی بی بی کو ان کا بہت صدمہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی پھر ان کی تسلی فرمائی ف۲ طرح طرح کی آزمائشوں میں مثلاً بعض انہیں سے وہ ہیں جو آرے سے چیر ڈالے گئے بعض لوہے کی کنگھیوں سے پرزے پرزے کیے گئے اور مقام صدق و وفا میں ثابت و قائم رہے ف۳ ہر ایک کا حال ظاہر فرما دے گا ف۴ شرک و معاصی میں مبتلا ہیں ف۵ اور ہم اُن سے انتقام نہ لیں گے ف۶ بعث و حساب سے ڈرے یا ثواب کی اُمید رکھے ف۷ اُس نے ثواب و عذاب کا جو وعدہ فرمایا ہے ضرور پورا ہونے والا ہے چاہیے کہ اس کے لیے تیار رہے اور عمل صالح میں جلدی کرے ف۸ بندوں کے اقوال و افعال کو ف۹ خواہ اعداء دین سے محاربہ کرکے یا نفس و شیطان کی مخالفت کرکے اور طاعت الٰہی پر صابر و قائم رہ کر ف۱۰ اس کا نفع و ثواب پائے گا ف۱۱ انس و جن و ملائکہ اور ان کے اعمال و عبادات سے اس کا امر و نہی فرمانا بندوں پر رحمت و کرم کے لیے ہے ف۱۲ نیکیوں کے سبب ف۱۳ یعنی عمل نیک پر ف۱۴ احسان اور نیک سلوک کی **شانِ نزول** یہ آیت اور سورۂ لقمان اور سورۂ احقاف کی آیتیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں یا بقول ابن اسحٰق سعد بن مالک زہری کے حق میں نازل ہوئیں ان کی ماں حمنہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھی حضرت سعد سابقین اولین میں سے تھے اور اپنے والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب آپ اسلام لائے تو آپ کی والدہ نے کہا کہ تو نے یہ کیا نیا کام کیا خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کھاؤں نہ پیوں یہاں تک کہ مر جاؤں اور تیری ہمیشہ کے لیے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا اور ایک شبانہ روز نہ کھایا نہ پیا نہ سایہ میں بیٹھی اس سے ضعیف ہوگئی پھر ایک رات دن اور اسی طرح رہی تب حضرت سعد اس کے پاس آئے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ اے ماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کرکے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین چھوڑنے والا نہیں تو چاہے کھا چاہے مت کھا جب وہ حضرت سعد کی طرف سے مایوس ہوگئی کہ یہ اپنا دین چھوڑنے والے نہیں تو کھانے پینے لگی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفر و شرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے ف۱۵ کیونکہ جس چیز کا علم نہ ہو اس کو کسی کے کہے سے مان لینا تقلید ہے معنیٰ یہ ہوئے کہ واقع میں میرا کوئی شریک نہیں تو علم و تحقیق سے تو کوئی بھی کسی کو میرا شریک مان ہی نہیں سکتا محال ہے رہا تقلیداً بغیر علم کے میرے لیے شریک مان لینا یہ نہایت قبیح ہے اس میں والدین کی ہرگز طاعت نہ کر **مسئلہ** ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو ف۱۶ تمہارے کردار کی جزا دے کر ف۱۷ کہ ان کے ساتھ حشر فرمائیں گے اور صالحین سے مراد انبیاء و اولیاء ہیں۔

يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ
ایمان لائے پھر جب اللہ کی راہ میں انھیں کوئی تکلیف دیجاتی ہے ف۱ تو لوگوں کے فتنہ کو اللہ کے عذاب کے

كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا
برابر سمجھتے ہیں ف۲ اور اگر تمھارے رب کے پاس سے مدد آئے ف۳ تو ضرور کہیں گے ہم تو

كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ (۱۰)
تمھارے ہی ساتھ تھے ف۴ کیا اللہ خوب نہیں جانتا جو کچھ جہان بھر کے دلوں میں ہے ف۵

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ (۱۱) وَقَالَ الَّذِيْنَ
اور ضرور اللہ ظاہر کر دے گا ایمان والوں کو ف۶ اور ضرور ظاہر کر دیگا منافقوں کو ف۷ اور کافر مسلمانوں سے

كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ
بولے ہماری راہ پر چلو اور ہم تمھارے گناہ اٹھالیں گے ف۸ حالانکہ وہ

بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (۱۲) وَلَيَحْمِلُنَّ
اُن کے گناہوں میں سے کچھ نہ اُٹھائیں گے بے شک وہ جھوٹے ہیں اور بیشک ضرور اپنے

اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۟ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا
ف۹ بوجھ اُٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ ف۱۰ اور ضرور قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جو کچھ

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (۱۳) ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ
بہتان اٹھاتے تھے ف۱۱ اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں

اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ (۱۴)
پچاس سال کم ہزار برس رہا ف۱۲ تو انھیں طوفان نے آلیا اور وہ ظالم تھے ف۱۳

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (۱۵) وَاِبْرٰهِيْمَ
تو ہم نے اسے ف۱۴ اور کشتی والوں کو ف۱۵ بچالیا اور اس کشتی کو سارے جہان کیلیے نشانی کیا ف۱۶ اور ابراہیم کو ف۱۷

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرو اس میں تمھارا بھلا ہے اگر تم

تَعْلَمُوْنَ (۱۶) اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ
جانتے تم تو اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گھڑتے ہو ف۱۸

ف۱ یعنی دین کے سبب سے کوئی تکلیف پہونچتی ہے جیسے کہ کفار کا ایذا پہونچانا ف۲ اور جیسا اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے تھا ایسا خلق کی ایذا سے ڈرتے ہیں حتیٰ کہ ایمان ترک کر دیتے ہیں اور کفر اختیار کر لیتے ہیں یہ حال منافقین کا ہے
ف۳ مثلاً مسلمانوں کی فتح ہو یا انھیں دولت ملے ف۴ ایمان و اسلام میں اور تمھاری طرح دین پر ثابت تھے تو ہمیں اس میں شریک کرو ف۵ کفر یا ایمان ف۶ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائے اور بلا و مصیبت میں اپنے ایمان و اسلام پر ثابت و قائم رہے ف۷ اور دونوں فریقوں کو جزا دیگا ف۸ کفار مکہ نے مومنین قریش سے کہا تھا کہ تم ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا دین اختیار کرو تمھیں اللہ کی طرف سے جو مصیبت پہونچے گی اس کے ہم کفیل ہیں اور تمھارے گناہ ہماری گردن پر یعنی اگر ہمارے طریقہ پر رہنے سے اللہ تعالیٰ نے تم کو پکڑا اور عذاب کیا تو تمھارا عذاب ہم اپنے اوپر لے لیں گے اللہ تعالیٰ نے انکی تکذیب فرمائی ف۹ کفر و معاصی کے ف۱۰ ان کے گناہوں کے جنہیں انھوں نے گمراہ کیا اور راہ حق سے روکا حدیث شریف میں ہے جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالا اس پر اس طریقہ نکالنے کا گناہ بھی ہے اور قیامت تک جو لوگ اس پر عمل کریں انکے گناہ بھی بغیر اس کے کہ ان پر سے انکے بارِ گناہ میں کچھ بھی کمی ہو (مسلم شریف)
ف۱۱ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و افترا سب کا جاننے والا ہے لیکن یہ سوال توبیخ کے لیے ہے
ف۱۲ اس تمام مدت میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور انکی ایذا دہی پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی

منزل ۵

ف۱۳ طوفان میں غرق ہو گئے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ انکی قوموں نے بہت سختیاں کی ہیں حضرت نوح علیہ السلام پچاس کم ہزار برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ غم نہ کریں کیونکہ بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی قلیل مدت کی دعوت سے خلق کثیر مشرف بایمان ہو چکی ہے

ع ۱۳ ۱۴

ف۱۴ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو
ف۱۵ جو آپ کے ساتھ تھے ان کی تعداد اٹھتر تھی نصف مرد نصف عورت ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام و حام و یافث اور انکی بیبیاں بھی شامل ہیں
ف۱۶ کہا گیا ہے کہ وہ کشتی جودی پہاڑ پر مدت دراز تک باقی رہی
ف۱۷ یاد کرو
ف۱۸ کہ بتوں کو خدا کا شریک کہتے ہو۔

إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا

بیشک وہ جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمھاری روزی کے کچھ مالک نہیں

فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ

تو اللہ کے پاس رزق ڈھونڈو ف۱ اور اس کی بندگی کرو اور اس کا احسان مانو تمھیں اسی کی طرف

تُرْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ۖ وَ

پھرنا ہے ف۲ اور اگر تم جھٹلاؤ ف۳ تو تم سے پہلے کتنے ہی گروہ جھٹلا چکے ہیں ف۴ اور

مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ

رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہونچا دینا اور کیا اُنھوں نے نہ دیکھا اللہ کیونکر خلق

اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾ قُلْ سِيرُوا

کی ابتدا فرماتا ہے ف۵ پھر اُسے دوبارہ بنائیگا ف۶ بیشک یہ اللہ کو آسان ہے ف۷ تم فرماؤ زمین میں

فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ

سفر کرکے دیکھو ف۸ اللہ کیونکر پہلے بناتا ہے ف۹ پھر اللہ دوسری

النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يُعَذِّبُ

اُٹھان اٹھاتا ہے ف۱۰ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے عذاب دیتا ہے

مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَن يَشَاءُ ۖ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا أَنتُم

جسے چاہے ف۱۱ اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہے ف۱۲ اور تمھیں اسی کی طرف پھرنا ہے اور نہ تم

بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ

زمین میں ف۱۳ قابو سے نکل سکو اور نہ آسمان میں ف۱۴ اور تمھارے لیے اللہ کے سوا

مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ

نہ کوئی کام بنانیوالا اور نہ مددگار اور وہ جنھوں نے میری آیتوں اور میرے ملنے کو نہ مانا ف۱۵ وہ ہیں جنھیں

يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ

میری رحمت کی آس نہیں اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے ف۱۶ تو اس کی

جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ

قوم کو کچھ جواب بن نہ آیا مگر یہ بولے اُنھیں قتل کردو یا جلا دو ف۱۷ تو اللہ نے اُسے ف۱۸

ف۱ وہی رزاق ہے
ف۲ آخرت میں
ف۳ اور مجھے نہ مانو تو اس سے میرا کوئی ضرر نہیں میں نے راہ دکھادی معجزات پیش کردیے میرا فرض ادا ہوگیا اس پر بھی اگر تم نہ مانو
ف۴ اپنے انبیاء کو جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ انکے جھٹلانے کا انجام یہی ہوا کہ اللہ تعالی نے انھیں ہلاک کیا
ف۵ کہ پہلے اُنھیں نطفہ بناتا ہے پھر خون بستہ کی صورت دیتا ہے پھر گوشت پارہ بناتا ہے اس طرح تدریجاً ان کی خلقت کو مکمل فرماتا ہے
ف۶ آخرت میں بعث کے وقت
ف۷ یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور مرنیکے بعد پھر دوبارہ بنانا
ف۸ گزشتہ قوموں کے دیار و آثار کو کہ
ف۹ مخلوق کو پھر اسے موت دیتا ہے
ف۱۰ یعنی جب یہ یقین سے جان لیا کہ پہلی مرتبہ اللہ ہی نے پیدا کیا تو معلوم ہوگیا کہ اس خالق کا مخلوق کو موت دینے کے بعد دوبارہ پیدا کرنا کچھ بھی متعذر نہیں

منزل ۵

ف۱۱ اپنے عدل سے
ف۱۲ اپنے فضل سے
ف۱۳ اپنے رب کے
ف۱۴ اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں مجال نہیں یا یہ معنی ہیں کہ نہ زمین والے اس کے حکم و قضا سے کہیں بھاگ سکتے ہیں نہ آسمان والے
ف۱۵ یعنی قرآن شریف اور بعث پر ایمان نہ لائے

ع ۲ ۹ ۱۴

ف۱۶ اس پند و موعظت کے بعد پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ جب آپنے اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی اور دلائل قائم کیے اور نصیحتیں فرمائیں
ف۱۷ یہ اُنھوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا یا سرداروں نے اپنے متبعین سے بہرحال کچھ کہنے والے تھے کچھ اس پر راضی ہونیوالے تھے سب متفق اس لیے وہ سب قائلین کے حکم میں ہیں
ف۱۸ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جبکہ اُنکی قوم نے آگ میں ڈالا۔

النَّارِ ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ
آگ سے بچالیا ف۱ بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے ف۲ اور ابراہیم نے ف۳ فرمایا تم نے تو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ ثُمَّ
اللہ کے سوا یہ بت بنالیے ہیں جن سے تمہاری دوستی یہی دنیا کی زندگی تک ہے ف۴ پھر

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّیَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّ
قیامت کے دن تم میں ایک دوسرے کے ساتھ کفر کریگا اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالے گا ف۵ اور

مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ
تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے ف۶ اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ف۷ تو لوط اس پر ایمان لایا ف۸ اور ابراہیم نے

وقف لازم

اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ
کہا میں ف۹ اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں ف۱۰ بیشک وہی عزت و حکمت والا ہے اور ہم نے اسے ف۱۱ اسحٰق

وَیَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَیْنٰهُ
اور یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوت ف۱۲ اور کتاب رکھی ف۱۳ اور ہم نے

اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَ
دنیا میں اس کا ثواب اسے عطا فرمایا ف۱۴ اور بیشک آخرت میں وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہے ف۱۵ اور

لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ
لوط کو نجات دی جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا تم بیشک بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۸﴾ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ
دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا ف۱۶ کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور

تَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ
راہ مارتے ہو ف۱۷ اور اپنی مجلس میں بری بات کرتے ہو ف۱۸ تو اس کی

جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ
قوم کا کچھ جواب نہ ہوا مگر یہ کہ بولے ہم پر اللہ کا عذاب لاؤ اگر تم

الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾ وَ
سچے ہو ف۱۹ عرض کی اے میرے رب میری مدد کر ف۲۰ ان فسادی لوگوں پر ف۲۱ اور

ع ۸ ۱۵

منزل ۵

ف۱ اس آگ کو ٹھنڈا کرکے اور حضرت ابراہیم کے لیے سلامتی بنا کر ف۲ عجیب عجیب نشانیاں آگ کا اس کثرت کے باوجود اثر نہ کرنا اور سرد ہو جانا اور اس کی جگہ گلشن پیدا ہو جانا اور یہ سب پل بھر سے بھی کم میں ہونا ف۳ اپنی قوم سے ف۴ پھر منقطع ہو جائے گی اور آخرت میں کچھ کام نہ آئے گی ف۵ بت اپنے پجاریوں سے بیزار ہونگے اور سردار اپنے ماننے والوں سے اور ماننے والے سرداروں پر لعنت کرینگے ف۶ بتوں کا بھی اور پجاریوں کا بھی ان میں سرداروں کا بھی اور انکے فرمانبرداروں کا بھی ف۷ جو تمہیں عذاب سے بچائے اور جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات آگ سے سلامت نکلے اور اس نے آپکو کوئی ضرر نہ پہونچایا ف۸ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے یہ معجزہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق کی آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں ایمان سے تصدیق رسالت ہی مراد ہے کیونکہ اصل توحید کا اعتقاد تو ان کو ہمیشہ سے حاصل ہے اس لیے کہ انبیاء ہمیشہ ہی مومن ہوتے ہیں اور کفر ان سے کسی حال میں متصور نہیں ف۹ اپنی قوم کو چھوڑ کر ف۱۰ جہاں اس کا حکم ہو چنانچہ آپنے سواد عراق سے سرزمین شام کی طرف ہجرت فرمائی اس ہجرت میں آپکے ساتھ آپ کی بی بی سارہ اور حضرت لوط علیہ السلام تھے ف۱۱ بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ف۱۲ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء ہوئے سب آپ کی نسل سے ہوئے ف۱۳ کتاب سے توریت انجیل زبور قرآن شریف مراد ہیں ف۱۴ کہ پاک ذریت عطا فرمائی پیغمبری انکی نسل میں رکھی کتابیں ان پیغمبروں کو عطا کیں جو انکی اولاد میں ہیں اور انکو خلق میں محبوب و مقبول کیا کہ تمام اہل ملل و ادیان ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی طرف نسبت فخر جانتے ہیں اور انکے لیے اختتام دنیا تک درود مقرر کر دیا یہ تو وہ ہے جو دنیا میں عطا فرمایا ف۱۵ جنکے لیے بڑے بلند درجے ہیں ف۱۶ اس بے حیائی کی تفسیر اس سے اگلی آیت میں بیان ہوتی ہے ف۱۷ راہ گیروں کو قتل کرکے انکے مال لوٹ کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگ مسافروں کے ساتھ بدفعلی کرتے تھے حتیٰ کہ لوگوں نے اس طرف گزرنا موقوف کر دیا تھا ف۱۸ جو عقلاً و عرفاً قبیح و ممنوع ہے جیسے گالی دینا فحش بکنا تالی اور سیٹی بجانا ایک دوسرے کے کنکریاں مارنا رستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا شراب پینا تمسخر اور گندی باتیں کرنا ایک دوسرے پر تھوکنا وغیرہ ذلیل افعال و حرکات جنکی قوم لوط عادی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں ملامت کی ف۱۹ اس بات میں کہ یہ افعال قبیح ہیں اور ایسا کرنے والے پر عذاب نازل ہوگا یہ انھوں نے براہ استہزاء کہا جب حضرت لوط علیہ السلام کو اس قوم کے راہ راست پر آنے کی کچھ امید نہ رہی تو آپ نے بارگاہ الٰہی میں ف۲۰ نزول عذاب کے بارے میں میری بات پوری کرکے ف۲۱ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔

لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ

جب ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس مژدہ لیکر آئے ف۱ بولے ہم ضرور اس شہر والوں کو ہلاک

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۚ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا

کریں گے ف۲ بے شک اس کے بسنے والے ستمگار ہیں کہا ف۳ اس میں تو

لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۡ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا

لوط ہے ف۴ فرشتے بولے ہمیں خوب معلوم ہے جو کوئی اس میں ہے ضرور ہم اُسے ف۵ اور اسکے گھر والوں کو

امْرَاَتَهٗ ۤ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا

نجات دینگے مگر اس کی عورت کو وہ رہجانیوالوں میں ہے ف۶ اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس ف۷

لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۣ اِنَّا

آئے اُنکا آنا اُسے ناگوار ہوا اور انکے سبب دل تنگ ہوا ف۸ اور اُنھوں نے کہا نہ ڈریے ف۹ اور نہ غم کیجیے ف۱۰

مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ

بیشک ہم آپکو اور آپکے گھر والوں کو نجات دینگے مگر آپ کی عورت وہ رہجانے والوں میں ہے بے شک ہم

عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا

اس شہر والوں پر آسمان سے عذاب اُتارنے والے ہیں بدلا ان کی

يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾

نافرمانیوں کا اور بیشک ہم نے اس سے روشن نشانی باقی رکھی عقل والوں کے لیے ف۱۱

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

مدین کی طرف اُنکے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو

وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾

اور پچھلے دن کی اُمید رکھو ف۱۲ اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ

تو اُنھوں نے اُسے جھٹلایا تو اُنھیں زلزلے نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے

جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ

رہگئے ف۱۳ اور عاد اور ثمود کو ہلاک فرمایا اور تمہیں ف۱۴ ان کی بستیاں معلوم ہوچکی ہیں ف۱۵

ف۱ اُن کے بیٹے اور پوتے حضرت اسحٰق وحضرت یعقوب علیہما السلام کا
ف۲ اس شہر کا نام سدوم تھا
ف۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
ف۴ اور لوط علیہ السلام تو اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں
ف۵ یعنی لوط علیہ السلام کو
ف۶ عذاب میں
ف۷ خوبصورت مہمانوں کی شکل میں
ف۸ قوم کے افعال وحرکات اور انکی نالائقی کا خیال کرکے اسوقت فرشتوں نے ظاہر کیا کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں
ف۹ قوم سے (منزل ۵)
ف۱۰ ہمارا کہ قوم کے لوگ ہمارے ساتھ کوئی بے ادبی یا گستاخی کریں ہم فرشتے ہیں ہم لوگوں کو ہلاک کرینگے اور
ف۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ روشن نشانی قوم لوط کے ویران مکان ہیں
ف۱۲ یعنی روز قیامت کی بیسے افعال بجا لاکر جو ثواب آخرت کا باعث ہوں
ف۱۳ مردے بے جان
ف۱۴ اے اہل مکہ
ف۱۵ حجر اور یمن میں جب تم اپنے سفروں میں وہاں گزرتے ہو

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا

اور شیطان نے انکے کو تک ف۱ انکی نگاہ میں بھلے کر دکھائے اور انھیں راہ سے روکا اور انھیں

مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝۳۸ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ

سوجھتا تھا ف۲ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو ف۳ اور بیشک انکے پاس

مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۝۳۹

موسیٰ روشن نشانیاں لیکر آیا تو انھوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے نکل کر جانیوالے نہ تھے ف۴

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ

تو ان میں ہرایک کو ہم نے اس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا ف۵ اور انہیں

مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ

کسی کو چنگھاڑ نے آلیا ف۶ اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا ف۷ اور

مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ

ان میں کسی کو ڈبو دیا ف۸ اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ف۹ ہاں وہ خود ہی ف۱۰ اپنی جانوں پر

يَظْلِمُوْنَ ۝۴۰ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ

ظلم کرتے تھے ان کی مثال جنھوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنا لیے ہیں

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۖ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ

ف۱۱ مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا ف۱۲ اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر

الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۱ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

مکڑی کا گھر ف۱۳ کیا اچھا ہوتا اگر جانتے ف۱۴ اللہ جانتا ہے جس چیز کی اس کے سوا

دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴۲ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

پوجا کرتے ہیں ف۱۵ اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف۱۶ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کیلیے

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝۴۳ خَلَقَ اللّٰهُ

بیان فرماتے ہیں اور انھیں نہیں سمجھتے مگر علم والے ف۱۷ اللہ نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۴

آسمان اور زمین حق بنائے بیشک اس میں نشانی ہے ف۱۸ مسلمانوں کے لیے

ف۱ کفر و معاصی ف۲ صاحب عقل تھے حق و باطل میں تمیز کر سکتے تھے لیکن انھوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا ف۳ اللہ تعالیٰ نے ہلاک فرمایا ف۴ کہ ہمارے عذاب سے بچ سکتے ف۵ اور وہ قوم لوط تھی جنکو چھوٹے چھوٹے سنگریزوں سے ہلاک کیا گیا جو تیز ہوا سے ان پر لگتے تھے ف۶ یعنی قوم ثمود کہ ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کی گئی ف۷ یعنی قارون اور اس کے ساتھیوں کو ف۸ جیسے قوم نوح کو اور فرعون کو اور اسکی قوم کو ف۹ وہ کسی کو بغیر گناہ کے عذاب میں گرفتار نہیں کرتا ف۱۰ نافرمانیاں کرکے اور کفر و طغیان اختیار کرکے ف۱۱ یعنی بتوں کو معبود ٹھہرایا ہے انکے ساتھ امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں اور واقع میں انکے عجز و بے اختیاری کی مثال یہ ہے جو آگے ذکر فرمائی جاتی ہے ف۱۲ اپنے رہنے کیلیے نہ اس سے گرمی دور ہو نہ سردی نہ گرد و غبار و بارش کسی چیز سے حفاظت ایسے ہی بت ہیں کہ اپنے پجاریوں کو نہ دنیا میں نفع پہونچا سکیں نہ آخرت میں نہ کوئی ضرر پہونچا سکیں ف۱۳ ایسے ہی سب دینوں میں کمزور اور نکما دین بت پرستوں کا دین ہے فائدہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپنے فرمایا اپنے (منزل ۵) گھروں سے مکڑیوں کے جالے دور کرو دیہ ناداری کا باعث ہوتے ہیں ف۱۴ کہ ان کا دین اسقدر نکما ہے ف۱۵ کہ وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی ف۱۶ تو عاقل کو کب شایاں ہے کہ عزت و حکمت والے قادر مختار کی عبادت چھوڑ کر بے علم بے اختیار پتھروں کی پوجا کرے ف۱۷ یعنی انکے حسن و خوبی اور انکے نفع اور فائدے اور ان کی حکمت کو علم والے سمجھتے ہیں جیسا کہ اس مثال نے مشرک اور موحد کا حال خوب اچھی طرح ظاہر کر دیا اور فرق واضح فرما دیا قریش کے کفار نے طنز کے طور پر کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مکھی اور مکڑی کی مثالیں بیان فرماتا ہے اور اسپر انھوں نے ہنسی بنائی تھی اس آیت میں انکا رد کر دیا گیا کہ وہ جاہل ہیں تمثیل کی حکمت کو نہیں جانتے مثال سے مقصود تفہیم ہوتی ہے اور جیسی چیز ہو اس کی شان ظاہر کرنے کیلیے ویسی ہی مثال مقتضائے حکمت ہے تو باطل اور کمزور دین کے ضعف و بطلان کے اظہار کے لیے یہ مثال نہایت ہی نافع ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے عقل و علم عطا فرمایا وہ سمجھتے ہیں ف۱۸ اسکی قدرت و حکمت اور اس کی توحید و یکتائی پر دلالت کرنے والی۔

وقف لازم ۹

ع ۴ ۱۴ ۱۶

الجزء الحادي والعشرون

ف۱ یعنی قرآن شریف کہ اسکی تلاوت عبادت بھی ہے اور اس میں لوگوں کیلئے پند و نصیحت بھی اور احکام و آداب و مکارم اخلاق کی تعلیم بھی ف۲ یعنی ممنوعات شرعیہ سے لہذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اسکو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا حضور سے اسکی شکایت کی گئی فرمایا اسکی نماز کسی روز اسکو ان باتوں سے روک دیگی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اسنے توبہ کی اور اسکا حال بہتر ہو گیا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جسکی نماز اسکو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نمازی نہیں ف۳ کہ وہ افضل طاعات ہے ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں وہ عمل جو تمہارے اعمال میں بہتر اور رب کے نزدیک پاکیزہ تر نہایت بلند رتبہ اور تمہارے لیے سونے چاندی دینے سے بہتر اور جہاد میں لڑنے اور مارے جانے سے بہتر ہے صحابہ نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے ترمذی ہی کی دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ نے حضور سے دریافت کیا تھا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کن بندوں کا درجہ افضل ہے فرمایا بکثرت ذکر کرنیوالوں کا صحابہ نے عرض کیا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا فرمایا اگر وہ اپنی تلوار سے کفار و مشرکین کو یہاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے جب بھی ذاکرین ہی کا درجہ اس سے بلند ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی ایک تفسیر یہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو یاد کرنا بہت بڑا ہے اور ایک قول اسکی تفسیر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑا ہے بے حیائی اور بری باتوں سے روکنے اور منع کرنے میں ف۴ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات سے دعوت دیکر اور حجتوں پر آگاہ کر کے ف۵ زیادتی میں حد سے گزر گئے عناد اختیار کیا نصیحت نہ مانی نرمی سے نفع نہ اٹھایا انکے ساتھ غلظت اور سختی اختیار کرو اور ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی یا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کیلئے بیٹا اور شریک بتایا انکے ساتھ سختی کرو یا یہ معنی ہیں کہ ذمی جزیہ ادا کرنے والوں کے ساتھ احسن طریقہ پر مجادلہ کرو مگر جنہوں نے ظلم کیا اور ذمہ سے نکل گئے اور جزیہ کو منع کیا ان سے مجادلہ تلوار کیساتھ ہے مسئلہ اس آیت سے کفار کیساتھ دینی امور میں مناظرہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور ایسے ہی علم کلام سیکھنے کا جواز بھی ف۶ اہل کتاب سے جب وہ تم سے اپنی کتابوں کا کوئی مضمون بیان کریں ف۷ حدیث شریف میں ہے جب اہل کتاب تم سے کوئی مضمون بیان کریں تو تم نہ انکی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو یہ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تو اگر وہ مضمون انھوں نے غلط بیان کیا ہے تو اسکی تصدیق کے گناہ سے تم بچے رہو گے اور اگر مضمون صحیح تھا تو تم اسکی تکذیب سے محفوظ رہو گے ف۸ قرآن پاک جیسے انکی طرف توریت وغیرہ اتاری تھیں ف۹ یعنی جنہیں توریت دی جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور انکے اصحاب **فائدہ** یہ سورت مکیہ ہے اور حضرت عبداللہ بن سلام اور انکے اصحاب مدینہ میں ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ان کی خبر دی یہ غیبی خبروں میں سے ہے (جمل) ف۱۰ یعنی اہل مکہ میں سے ف۱۱ جو کفر میں نہایت سخت ہیں جحود اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکرنا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ یہود خوب پہچانتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں اور قرآن حق ہے یہ سب کچھ جانتے ہوئے انھوں نے عناداً انکار کیا ف۱۲ قرآن کے نازل ہونے ف۱۳ یعنی آپ لکھتے پڑھتے ہوتے ف۱۴ یعنی اہل کتاب کہتے کہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزماں کی صفت یہ مذکور ہے کہ وہ اُمّی ہونگے نہ لکھیں گے نہ پڑھیں گے مگر انھیں اس شک کا موقع ہی نہ ملا ف۱۵ ضمیر ھو کا مرجع قرآن ہے اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم روشن آیتیں ہیں جو علماء اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں روشن آیت ہونے کے یہ معنی کہ وہ ظاہر الاعجاز ہیں اور یہ دونوں باتیں قرآن پاک کیساتھ خاص ہیں اور کوئی کتاب ایسی نہیں جو معجزہ ہو اور نہ ایسی کہ ہر زمانہ میں سینوں میں محفوظ رہی ہو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ھو کی ضمیر کا مرجع سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرار دے کر آیت کے یہ معنی بیان فرمائے کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب ہیں ان آیات بینات کے جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنھیں اہل کتاب میں سے علم دیا گیا کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں آپکی نعت و صفت پاتے ہیں (خازن) ف۱۶ یعنی یہود عنود کہ بعد ظہور معجزات کے جان پہچان کر عناداً منکر ہوتے ہیں ف۱۷ کفار مکہ ف۱۸ مثل ناقہ حضرت صالح و عصائے حضرت موسیٰ اور مائدہ حضرت عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام ف۱۹ حسب حکمت جو چاہتا ہے نازل فرماتا ہے ف۲۰ نافرمانی کرنے والوں کو عذاب کا اور اسی کا مکلف ہوں اس کے بعد اللہ تعالیٰ کفار مکہ کے اس قول کا جواب ارشاد فرماتا ہے ۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ

اے محبوب پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ف۱ اور نماز قائم فرماؤ بیشک

الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ

نماز منع کرتی ہے بےحیائی اور بری بات سے ف۲ اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ف۳ اور اللہ

يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ

جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور اے مسلمانو کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر

هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِيْۤ

طریقہ پر ف۴ مگر وہ جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا ف۵ اور کہو ف۶ ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری

اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ

طرف اترا اور جو تمہاری طرف اترا اور ہمارا تمہارا ایک معبود ہے اور ہم اسکے حضور

مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

گردن رکھے ہیں ف۷ اور اے محبوب یونہی ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری ف۸ تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا

الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا يَجْحَدُ

فرمائی ف۹ اس پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ ان میں سے ہیں ف۱۰ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری

بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ

آیتوں سے منکر نہیں ہوتے مگر کافر ف۱۱ اور اس ف۱۲ سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے

وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ

اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے یوں ہوتا ف۱۳ تو باطل والے ضرور شک لاتے ف۱۴ بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں

بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ

ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ف۱۵ اور ہماری آیتوں کا انکار نہیں کرتے

اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

مگر ظالم ف۱۶ اور بولے ف۱۷ کیوں نہ اتریں کچھ نشانیاں ان پر ان کے رب کی طرف سے ف۱۸

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَ لَمْ

تم فرماؤ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں ف۱۹ اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ف۲۰ اور کیا یہ

منزل ۵

يَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

انھیں بس نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب اُتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے ف۱ بیشک اس میں

لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَ

رحمت اور نصیحت ہے ایمان والوں کیلئے تم فرماؤ اللہ بس ہے میرے اور تمہارے

ع ۵ / ۱

بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

درمیان گواہ ف۲ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جو

بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ

باطل پر یقین لائے اور اللہ کے منکر ہوئے وہی گھاٹے میں ہیں اور تم سے عذاب کی

بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ

جلدی کرتے ہیں ف۳ اور اگر ایک ٹھہرائی مدت نہ ہوتی ف۴ تو ضرور ان پر عذاب آجاتا ف۵ اور ضرور ان پر اچانک

بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ

آئے گا جب وہ بے خبر ہوں گے تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور بیشک

جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ

جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو ف۶ جس دن انہیں ڈھانپے گا عذاب ان کے اوپر

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ

اور ان کے پاؤں کے نیچے سے اور فرمائے گا چکھو اپنے کیے کا مزہ ف۷ اے میرے بندو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ

جو ایمان لائے بیشک میری زمین وسیع ہے تو میری ہی بندگی کرو ف۸ ہر

نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۟ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے ف۹ پھر ہماری ہی طرف پھرو گے ف۱۰ اور بیشک جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اچھے کام کیے ضرور ہم انہیں جنت کے بالاخانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ ۖ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ

ہمیشہ ان میں رہیں گے کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا ف۱۱ وہ جنہوں نے صبر کیا ف۱۲ اور

ف۱ معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم معجزہ ہے انبیاء متقدمین کے معجزات سے اتم واکمل اور تمام نشانیوں سے طالب حق کو بے نیاز کرنے والا کیونکہ جب تک زمانہ ہے قرآن کریم باقی وثابت رہے گا اور دوسرے معجزات کی طرح ختم نہ ہوگا۔

ف۲ میرے صدق رسالت اور تمہاری تکذیب کا معجزات سے میری تائید فرماکر

ف۳ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کرائیے

ف۴ جو اللہ تعالیٰ نے معین کی ہے اور اس مدت تک عذاب کا مؤخر فرمانا مقتضائے حکمت ہے

ف۵ اور تاخیر نہ ہوتی

ف۶ اس سے انہیں کا کوئی بھی نہ بچے گا

منزل ۵

ف۷ یعنی اپنے اعمال کی جزا

ف۸ جس زمین میں بسہولت عبادت کرسکو معنی یہ ہیں کہ جب مؤمن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو چاہیے کہ وہ ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کرے جہاں آسانی سے عبادت کرسکے اور دین کی پابندی میں دشواریاں درپیش نہ ہوں شانِ نزول یہ آیت ضعفاء مسلمین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہیں وہاں رہکر اسلام کے اظہار میں خطرے اور تکلیفیں تھیں اور نہایت ضیق میں تھے انہیں حکم دیا گیا کہ میری بندگی تو ضرور ہے یہاں رہ کر نہ کرسکو تو مدینہ شریف کو ہجرت کر جاؤ وہ وسیع ہے وہاں امن ہے

ف۹ اور اس دارفانی کو چھوڑنا ہی ہے

ف۱۰ ثواب وعذاب اور جزائے اعمال کیلئے تو لازم ہے کہ ہمارے دین پر قائم رہو اور اپنے دین کی حفاظت کیلئے ہجرت کرو

ف۱۱ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجالائے

ف۱۲ سختیوں پر اور کسی شدت میں اپنے دین کو نہ چھوڑا مشرکین کی ایذا سہی ہجرت اختیار کرکے دین کی خاطر وطن کو چھوڑنا گوارا کیا۔

عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ
اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ف۱ اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے ف۲
اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
اللہ روزی دیتا ہے انہیں اور تمہیں ف۳ اور وہی سنتا جانتا ہے ف۴ اور اگر تم اُن سے پوچھو
مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ
ف۵ کس نے بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند تو ضرور کہیں گے
اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ
اللہ نے تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۶ اللہ کشادہ کرتا ہے رزق اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے
عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے اور جو تم اُن سے پوچھو
مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا
کس نے اُتارا آسمان سے پانی تو اُس کے سبب زمین زندہ کردی مرے پیچھے ضرور
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَمَا هٰذِهِ
کہیں گے اللہ نے ف۷ تم فرماؤ سب خوبیاں اللہ کو بلکہ ان میں اکثر بے عقل ہیں ف۸ اور یہ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۚ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ
دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ف۹ اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی
الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ
زندگی ہے ف۱۰ کیا اچھا تھا اگر جانتے ف۱۱ پھر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں ف۱۲ اللہ کو پکارتے ہیں
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾
ایک اسی پر عقیدہ لاکر ف۱۳ پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے ف۱۴ جبھی شرک کرنے لگتے ہیں ف۱۵
لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾
کہ ناشکری کریں ہماری دی ہوئی نعمت کی ف۱۶ اور برتیں ف۱۷ تو اب جانا چاہتے ہیں ف۱۸
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ
اور کیا انہوں نے ف۱۹ یہ نہ دیکھا کہ ہم نے ف۲۰ حرمت والی زمین پناہ بنائی ف۲۱ اور ان کے آس پاس والے لوگ اُچک لیے جاتے ہیں ف۲۲

ف۱ تمام امور میں

ف۲ شانِ نزول مکہ مکرمہ میں مومنین کو مشرکین شب و روز طرح طرح کی ایذائیں دیتے رہتے تھے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کو فرمایا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم مدینہ شریف کیسے چلے جائیں نہ وہاں ہمارا گھر نہ مال کون ہمیں کھلائیگا کون پلائیگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ بہت سے جاندار ایسے ہیں جو اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اتنی انہیں قوت نہیں اور نہ وہ اگلے دن کیلئے کوئی ذخیرہ جمع کرتے ہیں جیسے کہ بہائم ہیں طیور ہیں

ف۳ تو جہاں ہوگے وہی روزی دے گا تو یہ کیا پوچھنا کہ ہمیں کون کھلائیگا کون پلائیگا ساری خلق کا اللہ رزاق ہے ضعیف اور قوی مقیم اور مسافر سب کو وہی روزی دیتا ہے

ف۴ تمہارے اقوال اور تمہارے دل کی باتوں کو حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالٰی پر توکل کرو جیسا چاہیے تو وہ تمہیں ایسی روزی دے جیسی پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح بھوکے خالی پیٹ اٹھتے ہیں شام کو سیر واپس ہوتے ہیں (ترمذی)

منزل ۵

ع ۶ / ۱۲ / ۲

ف۵ یعنی کفار مکہ سے

ف۶ اور باوجود اس اقرار کے کس طرح اللہ تعالٰی کی توحید سے منحرف ہوتے ہیں

ف۷ اس کے مقر ہیں

ف۸ کہ باوجود اس اقرار کے توحید کے منکر ہیں

ف۹ جیسے بچے گھڑی بھر کھیلتے ہیں کھیل میں دل لگاتے ہیں پھر اس سب کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں یہی حال دنیا کا ہے نہایت سریع الزوال ہے اور موت یہاں سے ایسا ہی جدا کر دیتی ہے جیسے کھیل والے بچے منتشر ہو جاتے ہیں

ف۱۰ کہ وہ زندگی پائدار ہے دائمی ہے اس میں موت نہیں زندگانی کہلانے کے لائق وہی ہے

وقف لازم

ف۱۱ دنیا اور آخرت کی حقیقت تو دنیائے فانی کو آخرت کی جاودانی زندگی پر ترجیح نہ دیتے

ف۱۲ اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو باوجود اپنے شرک و عناد کے بتوں کو نہیں پکارتے بلکہ

ف۱۳ کہ اس مصیبت سے نجات وہی دے گا

ف۱۴ اور ڈوبنے کا اندیشہ اور پریشانی جاتی رہتی ہے اطمینان حاصل ہوتا ہے

ف۱۵ زمانہ جاہلیت کے لوگ بحری سفر کرتے وقت بتوں کو ساتھ لیجاتے تھے جب ہوا مخالف چلتی اور کشتی خطرہ میں آتی تو بتوں کو دریا میں پھینک دیتے اور یارب یارب پکارنے لگتے اور امن پانے کے بعد پھر اسی شرک کی طرف لوٹ جاتے

ف۱۶ یعنی اس مصیبت سے نجات کی

ف۱۷ اور اس سے فائدہ اٹھائیں بخلاف مومنین مخلصین کے کہ وہ اللہ تعالٰی کی نعمتوں کے اخلاص کیساتھ شکر گزار رہتے ہیں اور جب ایسی صورت پیش آتی ہے اور اللہ تعالٰی اس سے رہائی دیتا ہے تو اس کی طاعت میں اور زیادہ سرگرم ہو جاتے ہیں مگر کافروں کا حال اس کے بالکل برخلاف ہے

ف۱۸ نتیجہ اپنے کردار کا

ف۱۹ یعنی اہل مکہ نے

ف۲۰ ان کے شہر مکہ مکرمہ کی

ف۲۱ ان کے لیے جو اس میں ہوں

ف۲۲ قتل کیے جاتے ہیں گرفتار کیے جاتے ہیں۔

ف۱ یعنی بتوں پر ف۲ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اسلام سے کفر کرکے ف۳ اسکے لیے شریک ٹھہرائے ف۴ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کو نہ مانے ف۵ بیشک تمام کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے ف۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انھیں ثواب کی راہ دینگے حضرت جنید نے فرمایا جو توبہ میں کوشش کرینگے انھیں اخلاص کی راہ دینگے حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا جو طلب علم میں کوشش کرینگے انھیں ہم عمل کی راہ دیں گے حضرت سعد بن عبداللہ نے فرمایا جو اقامت سنت میں کوشش کرینگے ہم انھیں جنت کی راہ دکھا دینگے ف۷ انکی مدد اور نصرت فرماتا ہے

أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ

تو کیا باطل پر یقین لاتے ہیں ف۱ اور اللہ کی دی ہوئی نعمت سے ف۲ ناشکری کرتے ہیں اور اس سے بڑھکر ظالم کون

مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ

جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۳ یا حق کو جھٹلائے ف۴ جب وہ اس کے پاس آئے

أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا

کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ف۵ اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی

لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾ ع۷

ضرور ہم انھیں اپنے راستے دکھا دیں گے ف۶ اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ف۷